

ڈاکٹر محمد سلیم قاسمی *

اصول تخریج حدیث و نقد اسانید

فن تخریج حدیث ان اصول و قواعد کو کہتے ہیں جن کی واقفیت سے کسی حدیث کا تلاش کرنا اور اس کے متابعات و شواہد تک پہنچنا آسان ہوتا ہے، نیز ان اصول و قواعد سے حدیث کا مقبول ہونا یا غیر مقبول ہونا بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

اس علم کی مدد سے طالب علم کسی ایک موضوع پر نہ صرف حدیث کی مختلف مصادر جیسے جوامع، مسانید، سنن، معاجم وغیرہ میں منتشر احادیث جمع کرنے پر قادر ہو سکتا ہے بلکہ جمع شدہ نصوص / احادیث کی اسانید پر نگہنا یعنی ان کی صحت و سقم کا فیصلہ کرنے کا ملکہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس فن سے واقف طالب علم کو نص / حدیث کے معنی و مفہوم سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ اس لیے کہ حدیث کا جو لفظ / الفاظ سامنے ہوتے ہیں اس میں مختلف معانی اور تاویلات کے امکان ہوتے ہیں مگر جب ذخیرہ حدیث سے اس کے مختلف الفاظ نکال کر مجموعی طور پر غور کیا جاتا ہے تو کوئی ایک معنی و مفہوم متعین ہو جاتا ہے۔ اس طرح نصوص کی باطل تاویلات سے طالب علم محفوظ رہتا ہے۔

یہ وہ بنیادی قواعد ہیں جن کے بغیر ذخیرہ حدیث سے صحیح معنوں میں نہ تو استفادہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی باطل افکار و نظریات کا مقابلہ۔ اس لیے حدیث کے ہر طالب علم کے لیے ان اصول سے واقفیت ضروری ہے۔

اصول تخریج:

جس حدیث کی تخریج مطلوب ہے اس کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں:

- (۱) کبھی وہ حدیث ہمارے سامنے سند و متن سمیت پوری موجود ہوتی ہے (۲) کبھی متن کے ساتھ سند تو پوری نہیں ہوتی مگر اس کا اولیں راوی مثلاً صحابی کا نام معلوم ہوتا ہے۔ (۳) کبھی اس کا صرف متن موجود ہوتا ہے، سند / راوی کا نام نہیں معلوم ہوتا۔ (۴) کبھی اس کے متن کا صرف ایک کٹڑا موجود ہوتا ہے (۵) اور کبھی سرے

سے حدیث کے الفاظ غائب ہو کر صرف اس کا مفہوم ہی ذہن میں ہوتا ہے۔ یہ اور ان کے علاوہ مختلف صورتوں کے اعتبار سے تخریج کے الگ الگ اصول ہیں۔

پہلا طریقہ:

اگر حدیث مع سند و متن سامنے ہو یا اس کے اولیں راوی (صحابی) کا نام معلوم ہو تو اس سلسلہ میں حدیث کی درج ذیل انواع کتب کی طرف مراجعت کی جائے گی۔

۱- مسانید: جن میں ہر صحابی کی روایات ایک جگہ پر مذکور ہوتی ہیں خواہ صحابہ کا نام حروف ہجا کے اعتبار سے اس میں مذکور ہو یا اسلام میں سبقت، فضیلت یا قبائل و اوطان وغیرہ کی رعایت کے ساتھ ہو۔ جیسے مسند احمد اور مسند ابوداؤد و طیالسی۔

۲- معاجم: وہ کتب کہلاتی ہیں جن میں حروف ہجا کے اعتبار سے صحابہ کے اسماء و روایات کا تذکرہ ہوتا ہے، جیسے طبرانی کی معجم الکبیر۔ معاجم میں یہ سب سے جامع کتاب ہے، اس کے علاوہ ابن قانع بغدادی کی معجم الصحابہ بھی مشہور کتاب ہے۔

۳- کتب اطراف: وہ کتب جن میں حدیث کے کسی ضروری و اہم حصہ کو ذکر کرنے کے بعد اس کی تمام اسناد کو جمع کیا جاتا ہے اور عموماً ان کی ترتیب مسانید کے انداز پر ہوتی ہے، جیسے حافظ جمال الدین مزی کی تحفة الاشراف بمعرفۃ الاطراف جس میں صحاح ستہ و حدیث کی دیگر کتب میں وارد احادیث کی اسانید جمع کی گئی ہیں۔

اس طریقہ کو بنیاد بنا کر تخریج کی صورت یہ ہوگی کہ اس سلسلہ کی جس کتاب سے کام لینا ہو پہلے اس طریقہ ترتیب کو پیش نظر رکھ کر راوی کا نام تلاش کیا جائے۔ مطلوبہ راوی کا نام مل جانے پر اس کی روایت کردہ احادیث میں جانے سے مطلوبہ حدیث مل جاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد سے کوئی حدیث نکالنی ہو تو یہ بات ذہن میں رہے کہ امام احمد نے مختلف چیزوں کو پیش نظر رکھ کر صحابہ کے اسماء میں الگ الگ کئی ترتیمیں قائم کی ہیں، ایک ترتیب ان کی فضیلت کے اعتبار سے، ایک ان کی جائے قیام کے اعتبار سے، ایک ان کے قبائل کے اعتبار سے۔ لہذا ان چیزوں کو سامنے رکھ کر فہرست میں صحابی مذکور کا نام تلاش کرنا ہوگا اور پھر اس کے بعد ترتیب کے اعتبار سے جہاں اس کا نام ہو وہاں مطلوبہ حدیث کی جستجو کرنی ہوگی۔ چونکہ امام احمد نے متعدد ترتیمیں مختلف بنیادوں پر قائم کی ہیں اس لیے بہ کثرت ایسا ہوتا ہے کہ ایک صحابی کا اور اس کے احادیث کا ذکر کتاب کے متعدد مقامات میں ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں حدیث کے تلاشی کو زحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لیے بعض اہل علم نے محنت کر کے مسند میں مذکور تمام صحابہ کی ایک فہرست حروف ہجا کے اعتبار سے مرتب کر دی ہے جس میں یہ بھی نشاندہی کر دی ہے کہ کس صحابی کی روایات مسند میں اس کے بعد آتی ہیں۔ یہ فہرست مسند کے جرمہ اول سے لے کر آخر تک ہوتی ہے۔

کی جامع ہے۔ اس طرح یہ صحاح کی یکجا فہرست ہے۔ اور حال ہی میں سعید بن زفلول نے ایک عظیم فہرست تیار کی ہے جس میں بڑی تعداد میں مصادر حدیث یکجا کیے گئے ہیں۔ اس فہرست کا نام موسوعۃ اطراف الحدیث ہے جو شائع ہو چکی ہے لیکن ہنوز اس میں اضافہ کا کام جاری ہے۔

تیسرا طریقہ: موضوع حدیث

اگر ہمارے سامنے نہ تو حدیث کی سند ہو اور نہ ہی اس کا متن، بلکہ حدیث کا مضمون و مفہوم ذہن میں ہو تو ان کتابوں کی طرف مراجعت کرنی ہوگی جو موضوعات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہیں مثلاً:

(الف) جوامع مثلاً بخاری و مسلم

(ب) جوامع کے مستخرجات و مستدرکات

(ج) مجامع (یعنی دو یا دو سے زائد کتب کے مجموعے)

(د) کتب زوائد

(ه) کتب سنن و مستخرجات سنن

(و) موطا و مصنفات

(ز) مفتاح کنوز السنۃ: یہ اس سلسلہ کی سب سے اہم کتاب ہاں معنی ہے کہ موضوعات کی بنیاد پر

اس کو ۱۴ کتب حدیث کی روایات کی فہرست کے طور پر مرتب کیا گیا ہے ان چودہ کتابوں میں صحاح ستہ و موطا امام مالک کے علاوہ مسند احمد، مسند طحاوی، مسند زید بن علی، سنن داری اور سیرت ابن ہشام، مغازی و ائدی، طبقات ابن سعد شامل ہیں، یہ کتاب مستشرقین کی تیار کردہ ہے، اس کو انگریزی سے عربی میں محمد فواد عبدالباقی نے منتقل کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب موضوعات کے اعتبار سے ہاں طور پر قائم کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا مصادر کی تمام احادیث کے مضامین کی نمائندگی کرنے والے الفاظ کو حروف ہجا پر مرتب کیا گیا ہے۔ کتاب کو استعمال کرنے سے پہلے اس کے شروع میں اس سلسلہ کی جو ہدایات درج ہیں ان کو ملحوظ رکھا جائے، جو مختصر ایہ ہیں کہ مسلم کے علاوہ صحاح ستہ و سنن داری کی روایات کے لیے کتب اور ابواب دونوں کے نمبر شمار ذکر کیے جاتے ہیں، مسلم و موطا کے لیے کتب کے نمبرات کے ساتھ احادیث کے نمبرات ہیں اور مسند طحاوی و مسند زید کے لیے احادیث کے نمبرات اور ہاقی کے لیے اجزاء و صفحات، یا صرف صفحات کے نمبرات اور تمام کتب کے لیے رموز حروف ہجا سے ذکر کیے گئے ہیں۔ مثلاً تشہد میں اٹھلے کے ذریعہ اشارہ والی حدیث کی نشان دہی یوں کی گئی ہے: (مس-ک-۱۵ ح-۱۴۷)۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ مسلم کی کتاب الحج کی ۱۴۷ نمبر کی حدیث ہے۔

اس طریق سے کام کے لیے مفید کتاب جامع الاصول بھی ہے جو ابن ماجہ کے بجائے موطا کے ساتھ

کی جامع ہے۔ اس طرح یہ صحاح کی یکجا فہرست ہے۔ اور حال ہی میں سعید بن زفلول نے ایک عظیم فہرست تیار کی ہے جس میں بڑی تعداد میں مصادر حدیث یکجا کیے گئے ہیں۔ اس فہرست کا نام موسوعۃ اطراف الحدیث ہے جو شائع ہو چکی ہے لیکن ہنوز اس میں اضافہ کا کام جاری ہے۔

تیسرا طریقہ: موضوع حدیث

اگر ہمارے سامنے نہ تو حدیث کی سند ہو اور نہ ہی اس کا متن، بلکہ حدیث کا مضمون و مفہوم ذہن میں ہو تو ان کتابوں کی طرف مراجعت کرنی ہوگی جو موضوعات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہیں مثلاً:

(الف) جوامع مثلاً بخاری و مسلم

(ب) جوامع کے مستخرجات و مستدرکات

(ج) مجامع (یعنی دو یا دو سے زائد کتب کے مجموعے)

(د) کتب زوائد

(ه) کتب سنن و مستخرجات سنن

(و) موطا و مصنفات

(ز) ملاح کنوز السنۃ: یہ اس سلسلہ کی سب سے اہم کتاب ہاں معنی ہے کہ موضوعات کی بنیاد پر

اس کو ۱۴ کتب حدیث کی روایات کی فہرست کے طور پر مرتب کیا گیا ہے ان چودہ کتابوں میں صحاح ستہ و موطا امام مالک کے علاوہ مسند احمد، مسند طحاوی، مسند زید بن علی، سنن دارمی اور سیرت ابن ہشام، مغازی و اقدی، طبقات ابن سعد شامل ہیں، یہ کتاب مستشرقین کی تیار کردہ ہے، اس کو انگریزی سے عربی میں محمد فواد عبدالہادی نے منتقل کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب موضوعات کے اعتبار سے ہاں طور پر قائم کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا مصادر کی تمام احادیث کے مضامین کی نمائندگی کرنے والے الفاظ کو حروف ہجا پر مرتب کیا گیا ہے۔ کتاب کو استعمال کرنے سے پہلے اس کے شروع میں اس سلسلہ کی جو ہدایات درج ہیں ان کو ملحوظ رکھا جائے، جو مختصر ایہ ہیں کہ مسلم کے علاوہ صحاح ستہ و سنن دائمی کی روایات کے لیے کتب اور ابواب دونوں کے نمبر شمار ذکر کیے جاتے ہیں، مسلم و موطا کے لیے کتب کے نمبرات کے ساتھ احادیث کے نمبرات ہیں اور مسند طحاوی و مسند زید کے لیے احادیث کے نمبرات اور ہاتی کے لیے اجزاء و صفحات، یا صرف صفحات کے نمبرات اور تمام کتب کے لیے رموز حروف ہجا سے ذکر کیے گئے ہیں۔ مثلاً تشہد میں اٹھکی کے ذریعہ اشارہ والی حدیث کی نشان دہی یوں کی گئی ہے: (مس-ک ۱۵ ج ۱۴)۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ مسلم کی کتاب الحج کی ۱۴ نمبر کی حدیث ہے۔

اس طریق سے کام کے لیے مفید کتاب جامع الاصول بھی ہے جو ابن ماجہ کے بجائے موطا کے ساتھ

صحاح ستہ کی جامع ہے اور اس میں ابواب کی ترتیب حروف ہجا کی بنیاد پر ہے اور جو اہم ابواب اصل ترتیب میں نہیں آسکے ہر حرف کے ابواب کے آخر میں ان کی فہرست و مواقع کا تذکرہ ہے اور اس وقت جو متبادل نسخہ ہے اس کے حاشیہ میں اس کی جملہ احادیث کی تخریج بھی مذکور ہے جس میں ابن ماجہ کو بھی لیا گیا ہے۔ جامع الاصول ہی کے اعزاز پر کنز العمال بھی ہے وہ بھی جملہ ابواب کی جامع ہے اور اس کے کتب و ابواب کو بھی بعض موضوعات کے پیش نظر حروف ہجا کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

اس طریقہ تخریج سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی جگہ موضوع سے متعلق متعدد احادیث مل جاتی ہیں جن کے الفاظ اگرچہ مختلف ہوتے ہیں مگر مضمون میں اشتراک ہوتا ہے۔ پھر ان احادیث کی اسانید کو لے کر کتب اطراف کی طرف مراجعت کر کے اس کے اور بھی طرق اور ان کے اختلاف پر واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے تاکہ سند پر حکم لگانے میں سہولت ہو۔

چوتھا طریقہ: المعجم المفہرس للفاظ الحدیث النبوی:

اگر ہمارے سامنے حدیث کا پورا متن یا اس کے بعض اہم الفاظ ہوں تو اس کی تخریج کا طریقہ یہ ہے کہ اس حدیث کے ایسے الفاظ منتخب کر لیے جائیں جو کسی اعتبار سے اہمیت کے حامل ہوں پھر ان کے ماڈوں (تأخذ) کی مدد سے لغوی طریقہ پر المعجم المفہرس للفاظ الحدیث النبوی کی طرف مراجعت کی جائے، یہ ایک عظیم فہرست ہے، جسے مستشرقین نے ترتیب دیا ہے۔ اس میں نو کتابوں کی احادیث کو لیا گیا ہے جس میں صحاح ستہ کے علاوہ موطا، مسند امام احمد اور سنن داری ہے۔ حدیث کے ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اصل ماخذ کے رمز مثلاً صحیح بخاری کے لیے ”خ“ مسلم کے لیے ”م“ وغیرہ۔ یہ رمز معجم مفہرس کے ہر صفحہ کے نیچے درج ہوتے ہیں۔ رمز کے مقابلہ مرکزی عنوان (مثلاً الصلاة، الزکاة) کی صراحت ہوتی ہے جس میں وہ حدیث ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایک نمبر دیا جاتا ہے جو کسی باب کا ہوتا ہے۔ مسلم کے علاوہ صحاح ستہ کے لیے کتب کے نام اور ابواب کے نمبرات مذکور ہیں اور مسلم و موطا کے لیے کتب کے نام کے ساتھ احادیث کے نمبرات اور مسند احمد کے لیے اجزاء و صفحات کے نمبرات مذکور ہیں۔

حدیث کی نشان دہی کے لیے ایسے نقطہ کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ وہ اسم یا فعل ہو، حرف و ظم نہ ہو، نیز قال و جاء جیسے بہ کثرت استعمال ہونے والے افعال و اسماء کی بنیاد پر حدیث کے ماخذ کو نہیں ذکر کیا گیا، جن الفاظ کو لیا گیا ہے ان میں بھی یہ ترتیب ہے کہ اول فعل پھر اسماء کو ذکر کیا گیا ہے۔ افعال میں پہلے علانی مجرد سے فعل ماضی کے تمام میخوں کو اسی ترتیب کے ساتھ جو لم صرف میں ہوتی ہے، پھر فعل مضارع کے میخے، پھر امر، پھر اسم فاعل، پھر مفعول، پھر مجرد کی طرح مزید کے افعال اور ان کے میخے، پھر اس مادہ سے دیگر اسماء و مشتقات وغیرہ

جزیریں ذکر کی گئیں ہیں۔ اسماء میں غوی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ پہلے مرفوع پھر منصوب پھر مجرد ذکر کیا گیا ہے، مثلاً ایک معروف حدیث ثلاث من کن فیہ وجد حلاوة الایمان اس میں من کن فیہ کو چھوڑ کر چاروں الفاظ لیے گئے ہیں اور باقی تین نہیں اور ان کے پیش نظر حدیث کی نشان دہی یوں کی گئی ہے۔ ثلاث۔ م ایمان ۶۶ و ۶۷ بخ ایمان ۹ و ۱۴، اکراہ۔ ۱، (مسلم، کتاب الایمان کی حدیث ۶۶ اور ۶۷، بخاری کتاب الایمان کا باب ۹ اور ۱۴ و کتاب الاکراہ کا باب۔ ۱)

ہنوکہ ایک حدیث جو متعدد کتابوں میں ہو سب جگہ اس کے الفاظ یکساں نہیں ہوتے تو مؤثر بہت فرق ہوتا ہے۔ کتاب میں اس کا بھی لحاظ ہے کہ سب سے پہلے جس ماخذ کا ذکر ہوتا ہے اس میں بعینہ وہی لفظ ہوتا ہے جس کو ماخذ کے ذکر کے لیے بنیاد بنایا گیا ہے۔

پانچواں طریقہ: متن حدیث میں وضع کا شبہ

متن حدیث میں غور کرنے سے پتہ چلے کہ وہ قرآن کریم کی کسی نص صریح سے معارض ہے یا سند مشہورہ کے خلاف ہے یا عقل سلیم اسے قبول نہیں کرتی یا سلسلہ تاریخی حقائق سے میل نہیں کھاتی یا وہ حس و مشاہدہ کے خلاف ہے یا اس کے الفاظ و معانی میں ایسی سطحیت اور رکاکت ہے جس کا صدور آنحضرت ﷺ کے شان عالی سے بعید معلوم ہوتا ہے، تو یہ سب اس بات کی علامات ہیں کہ حدیث موضوع ہے۔ اس صورت میں ان کتابوں کی طرف مراجعت کی جائے گی جو موضوع روایات کی تحقیق کے لیے تصنیف کی گئی ہیں۔ جیسے: (الف) الموضوعات الکبریٰ، ابن جوزی (م ۵۹۷ھ)۔ واضح رہے کہ وضع کا حکم لگانے میں ابن جوزی تشدد مانے گئے ہیں اس لیے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ دیگر نقاد حدیث نے ان کی موافقت کی ہے یا نہیں۔ (ب) اللالی المصنوعة فی الاحداث الموضوعه، حافظ سیوطی (م ۹۱۱ھ) یہ ابن جوزی کی مذکورہ کتاب کی تلخیص ہے، اس کتاب کے اکثر و بیشتر مقامات میں علامہ سیوطی ابن جوزی کی موافقت کرتے ہیں لیکن بہت سی روایات پر ان سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔ یہاں بھی یہ بات واضح رہے کہ علامہ سیوطی حدیثوں کے رد و قبول میں تسامح مانے گئے ہیں۔ دونوں کتابوں کی ترحیب علمی مضامین پر ہے۔ (ج) تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشنیة الموضوعه، ابوالحسن علی بن محمد الکفعمانی (م ۹۶۳ھ)۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر جامع ترین ہے اور اس کے مصنف حدیث پر وضع کا حکم لگانے میں معتدل مزاج کے حامل ہیں۔ (د) الاسوار المرفوعة فی الاخبار الموضوعه، طاعلی القاری (م ۱۰۱۳ھ)۔ موضوعات کبیر کے نام سے معروف ہے۔ (ه) المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، حافظ ابن قیم (م ۷۵۱ھ)۔

ان کتب میں روایات سے متعلق پوری حقیقات مدور ہوئی ہیں، مثلاً حدیث حب الوطن من الایمان

کے وضع و عدم وضع کی بابت تحقیق کے لیے ملاطی قاری کی موضوعات کبیر کی طرف رجوع کیا جائے تو حرف ح کی احادیث میں اس کی تحقیق موجود ہے۔

تخریج شدہ مواد کی تکمیل:

حدیث تلاش کرنے والے کا مقصد اگر صرف اتنا ہو کہ یہ حدیث کہاں اور کن کن مصادر (کتب حدیث) میں ہے تو تخریج سے حاصل شدہ مواد کو قلم بند کرنے کا طریقہ یہ ہوگا: اول۔ کتاب کا نام (مثلاً) صحیح بخاری، دوم۔ مرکزی عنوان، (کتاب الصلاة) سوم۔ ذیلی عنوان، (مثلاً) باب صلاة الوتر۔ اگر زیر نظر کتاب میں حدیثوں کی نمبرنگ ہو تو حدیث نمبر بھی لکھ لینا چاہیے۔ یہ طریقہ حدیث کی صحاح ستہ، موطا امام مالک، مسند دارمی اور اس جیسی کتابوں کے لیے اپنایا جاتا ہے جو معروف ہیں اور ان میں حدیثیں کتاب والباب کی بنیاد پر جمع کی گئیں ہیں لیکن جو کتابیں اس طرز/علی مضامین پر نہیں مدون کی گئیں ان کا طریقہ یہ ہوگا کہ اولاً جلد نمبر پھر صفحہ نمبر۔ اگر حدیث نمبر ہو تو اس کو بھی لکھ لینا چاہیے۔ اس سے اس کی طرف دوبارہ مراجعت کی صورت میں آسانی ہوگی اور وقت بچے گا۔ اگر مصادر کئی ہیں مثلاً ایک حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی تو مضبوط ترین مصدر/صحیح بخاری کو پہلے لکھا جائے گا پھر جو اس سے کم درجہ کا ہو مثلاً ابن ماجہ اور پھر کتاب و باب کا حوالہ، علی ہذا التیاس۔ اگر محدثین میں سے کسی نے حدیث کا درجہ بیان کیا ہو تو اجمالاً اس کو بھی لکھ لینا چاہیے، مثلاً: قال الترمذی "حسن، صحیح، ضعیف" وغیرہ۔

سند و رواۃ حدیث کے نقد کا طریقہ

بنیادی طور پر ذخیرہ حدیث میں دو طرح کی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) وہ احادیث جو نقد و نظر کے مرحلے سے گزر چکی ہیں اور ائمہ حدیث کی جانب سے ان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ صراحتاً یا دلالتاً ہو چکا ہے۔ ان میں ہمیں صرف یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ علماء نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے آگے ان پر نظر ثانی کی قطعاً گنجائش نہیں۔ (۲) وہ احادیث جن کے متعلق ائمہ حدیث کی جانب سے کوئی تصریح یا دلالت نہیں پائی جاتی۔ یا تصریح تو ہے مگر معتمد علماء کی نہیں یا خود معتمد علماء میں ان کی بابت کوئی اختلاف ہے۔ بحث و تحقیق کی ضرورت ان ہی احادیث و اسانید میں ہوتی ہے۔ احادیث کے ذخیرہ میں ایک حصہ اب بھی ایسی حدیثوں کا ہے۔

نقد رجال کا طریقہ:

نقد رجال کا مطلب حدیث کے راویوں کے اندر ان شرائط کا پتہ لگانا ہوتا ہے جن پر حدیث کی صحت و ضعف کا انحصار ہے اور اس بات کی تحقیق کہ حدیث میں اس حدیث کے راویوں کی سند سے کس معیار پر ہیں

تاکہ حدیث کا صحیح مقام و مرتبہ معلوم ہو سکے۔ وہ شرائط اصولی طور پر پانچ ہیں: عدالت، ضبط، اتصال سند، سند و متن کا عدم شذوذ اور علت سے خالی ہونا۔

عدالت و ضبط:

راوی کی عدالت اور ضبط کا علم راوی کے ان احوال کے ذریعہ ہوگا جن کو علماء جرح و تعدیل نے رجال کی کتابوں میں تراجم کے عنوان سے جمع کیا ہے۔ چونکہ یہ دونوں اولین شرائط ہیں اس لیے نقد کی غرض سے سب سے پہلے تراجم پر نظر کرنی ہوگی۔

تراجم پر نظر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ محدثین نے رواد کے تراجم/ احوال و دعا کی و احوال طبعی سے متعلق بہت سی کتابیں مختلف انداز پر لکھی ہیں۔ جس راوی سے متعلق تحقیق کرنی ہو اگر پہلے سے اس سے متعلق کوئی معلومات ہو جس کو بنیاد بنا کر رجال کی کتابیں ترتیب دی گئی ہیں مثلاً یہ کہ راوی صحاح ستہ کا ہے یا کسی خاص علاقہ و طبقہ کا یا اس کی بابت محدثین نے کچھ کلام کیا ہے تو اس حال کو سامنے رکھ کر اس کے مناسب کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے گا اور اگر ایسے کسی حال کا علم نہ ہو تو کتب تراجم کی فہارس میں اس کا نام تلاش کرنا ہوگا۔ نام مل جانے کے بعد اس کے ترجمہ کو دیکھنا ہوگا۔ کتب رجال کی فہارس حروف ہجا کے اعتبار سے بنائی گئی ہیں مثلاً صحیح بخاری و مسلم، ترمذی و ابوداؤد، نسائی و ابن ماجہ کے رواد کے تراجم کے لیے ابن حجر کی تہذیب التہذیب اور تقریب التہذیب اور امام ذہبی کی الکشاف اور غزرجی کی خلاصۃ تہذیب التہذیب الکمال دیکھنی چاہیے۔ لکوں اور مقامات کی بنیاد پر تراجم کے جاننے کے لیے تاریخ بغداد (خلیب کی) تاریخ حرجان (ابوالقاسم بھی م ۳۲۷ھ کی)، مختصر طبقات علماء افریقہ و تونس (محمد بن احمد قیردانی م ۳۳۳ھ کی) کتاب دیکھنی چاہیے۔ طبقات کی بنیاد پر تراجم کی معلومات کے لیے طبقات کبریٰ ابن سعد کی اور طبقات کبریٰ تقی الدین سبکی شافعی کی، اور رواد کے مخصوص احوال کی نسبت سے ضعیفاء و ثقات سے متعلق مخصوص کتب، مثلاً امام بخاری کی کتاب الضعیفاء، ابن عساکر کی الکامل اور امام ذہبی کی میزان الاحتمال اور حافظ ابن حجر کی لسان المیزان۔ ثقات میں ظلیل شایین اور ابن حبان کی کتاب الثقات، حافظ ذہبی کی تذکرۃ الحفاظ، اسی طرح جامع بین الثقات و الضعیفاء میں امام جوزقانی کی کتاب الجرح والتعديل۔ ابن کثیر کی کتاب التمهیل فی معرفة الثقات و الضعیفاء والجاہل دیکھنی چاہیے۔ اور جب مطلوبہ راوی کا ترجمہ کسی کتاب میں مل جائے تو اس کے ترجمہ سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ صاحب کتاب نے اس کی عدالت اور ضبط سے متعلق کیا کہا ہے۔

(جاری ہے)